السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہفت روزہ اہلحدیث میں ''احکام ومسائل'' کا کالم دل چسپی، اشتیاق اور التزام کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اس سے مستفید بھی ہوتا ہوں۔ اس میں دینی سوالات کے جوابات نہایت محنت، کدوکاوش اور گہری تحقیق سے لکھے جاتے ہیں، ہمیں ان دنوں ایک مسئلہ درپش ہے، وہ یہ کہ میری اس وقت عمر اسی سال سے متجاوز ہے۔ میں اور اہلیہ دونوں شدید خرابی صحت میں بتلا ہیں، ہمیں ہماری ضرورت کے مطابق کھانا تیار کرنے اور اسے پش کرنے کے لئے کوئی مسلمان مرد یا عورت دستیاب نہیں ہوسکا۔ مجبوراً ہم نے ایک عیسائی عورت کو اس کام کے لئے ملازم رکھا ہے۔ فیملی کے کسی فرد نے اعتراض کیا ہے کہ اس کے ہاتھوں تیار کیا ہوا کھانا جائز نہیں، اس سلسلہ میں ہماری شرعی راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اہلیہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عنایت فرمائے، یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ آپ کو ضرورت کے مطابق کھانا تیار کرنے والا کوئی مسلمان مرد یا عورت باورچی نہیں مل سکا۔ آپ نے مجبوراً کسی عیسائی عورت کی خدمات حاصل کی ہیں، ہمارے ملک میں عیسائی مرد یا عورت دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو اپنی نظافت وطہارت کا خیال نہیں رکھتے بلکہ انہیں گندگی اٹھانے اور نالیاں وغیرہ صاف کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے اور دوسرے وہ ہیں جو عیسائی ہونے کے باوجود صفائی، نظافت اور طہارت کا خیال رکھتے ہیں، پہلی قسم کے عیسائی سے ہر انسان کو کراہت ہوتی ہے، صورت مسئولہ میں یقیناً دوسری قسم سے کسی عیسائی عورت کا انتخاب کیا گیا ہوگا۔ اہل کتاب کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے جائز ہے۔'' [۵/المائدہ: ۴]

لفظ طعام اپنے عموم کے اعتبار سے ہر قسم کے کھانے کے لئے استعمال ہوا ہے، اگرچہ اکثر مفسرین نے اس کا معنی ذبیحہ کیا ہے۔ جب ان کا کھانا استعمال کیا جاسکتا ہے اور ان کا ذبیحہ بھی کام میں لایا جاسکتا ہے تو ان کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز کھانے میں کیا امر مانع ہے۔ اگر عیسائی عورت طہارت ونظافت کا خیال رکھتی ہے تو اسے گھر میں کھانا وغیرہ تیار کرنے کے لئے ملازم رکھنا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر ایک یہودیہ عورت کے ہاں کھانا تناول فرمایا تھا، کھانے میں پش کردہ بکری کے گوشت میں یہودیوں نے زہر ملا دیا تھا۔ اس کی تفصیل احادیث میں موجود ہے۔ [صحیح بخاری، المغازی: ۴۲۴۹]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے کہ اہل کتاب کا کھانا تناول کرنا اور ان کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے۔ [فتح الباری، ص: ۶۲۳، ج ۷]

گھر کا باورچی گھر کا بھیدی ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے کر سچن عورت پر کڑی نظر رکھی جائے، اس کا عیسائی ہونا کھانا وغیرہ تیار کرنے اور اسے پش کرنے کے لئے کوئی مانع امر نہیں ہے۔ البتہ رازداری، دیانت اور نظافت وطہارت کے پہلو کو ضرور دیکھ لینا چاہیے، شرعی طور پر اس مشروط اجازت کے باوجود کسی مسلمان باورچی کی تلاش جاری رکھنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:472